سوال

(159)اقامت سے پہلے صبح کی دوسنتیں نہ پڑھی جائیں تو	الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اقامت سے پہلے صبح کی دوسنتیں نہ پڑھی جائیں تووہ سورج نکلنے کے بعد ادا ہوسکتی ہیں۔ میری سمجھ اس مسئلہ پر یہ ہے کہ اگر جماعت ہورہی ہو توترکِ سنت کرکے فرضوں کی اقتداء کرکے اوراگر صبح کا وقت ہوتو بعد فرض اداکرے۔ چنانچہ مدت تک اس مسئلہ پر عمل رہا۔ چند یوم ہوئے ایک حنفی بھائی نے ابن ماجہ کی حسب ذیل حدیث پیش کی۔

حدثنا عبدالرحمن بن ابراہیم ان النبیﷺنام عن رکعتی الفجر فقضاھما بعد ماطلعت الشمس۔

میرے پاس ابن ماجہ کی شرح قلمی کفایۃ الحاجہ شرح ابن ماجہ موجود تھی۔ اُس کو دیکھا تواُس میں یہ لکھا ہے :

رجال اسنادہ ثقات الاان مروان بن معاویۃ الفزاری کان یدلس وقد عنعنہ نعم احتج بہ الشیخان۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تدلیس کہتے ہیں۔اپنے ملاقاتی سے ایسے الفاظ کے ساتھ روایت کرے جس سے سماع کا وہم ہو۔ اور حقیقت میں سنا نہ ہو۔ مثلاً عن فلان کہے۔ یاقال فلان کہے۔ ایسی راوی کومدلس کہتے ہیں۔ مروان بن معاویہ مدلس ہے جس کی روایت عن کے ساتھ ذکر کرنے کی صورت میں بالکل ضعیف ہوتی ہے۔ ہاں اگر سماع کی تصریح کرے توپھر صحیح ہوجائے گی۔ مگریہاں عن کے ساتھ روایت کی ہے۔ رہا بخاری اور مسلم کا اس کی روایت کرنا تووہ سماع کی تصریح کی صورت میں ہے یا مؤید کی صورت میں۔

اس کے علاوہ اس راوی میں ایک اور بھی عیب ہے وہ یہ کہ اپنے استادوں کے مشہور نام بدل کر غیر مشہور ذکر کردیتا ہے۔ جس سے بعض دفعہ ضعیف کوثقہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ یا ضعیف کے ضعف پر پردہ پڑجاتا ہے۔ یا معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبقات المدلسین کے ۱۳،۱۴ میں اس کا ذکر کیا ہے اورایسے راوی کی روایت بغیر تحقیق کے نہیں لی جاسکتی۔ اوراس روایت کی حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ اس لیے یہ قابل استدلال نہیں۔

اس کے علاوہ اس کے مقابلہ میں حسن حدیث موجودہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں رہ جائیں توفرضوں کے بعد پڑھ لی جائیں۔ تفصیل کےلیے ہمارا رسالہ امتیازی مسائل ملاحظہ ہو۔ (فتاویٰ اہل حدیث ص ۷۷،۲)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 04 ص 249

محدث فتویٰ